بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ احد کے حالات و واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرّر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15/ دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے غزوہ اُحد کا ذکر ہو رہا تھا جس کی مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ اُحد میں جب پڑاؤ فرمایا تو مسلمانوں کی فوج کے عقب میں ایک طرف سے اُحد کا پہاڑ تھا جس کی وجہ سے مسلمان فوج پشت کے حملے سے محفوظ ہو گئی تھی۔ البتہ ایک طرف پہاڑی درّہ تھا اور یہ مقام ایسا تھا کہ دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو سکتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس نزاکت اور خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے پچاس تیر انداز صحابہ کرامؓ کے ایک دستے پر عبد اللہ بن جبیرؓ کو امیر بنا کر اس درّہ پر متعین فرمایا۔ آپؐ نے ان تیر اندازوں کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک رہے ہیں یا ہم نے دشمن فوج کو شکست دے دی اور اُس کو پامال کر دیا ہے تو بھی ہرگز اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہاری طرف پیغام بھیجوں۔

ایک سیرت نگار لکھتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم دشمن کے گھڑسوار دستوں کو ہم سے دُور رکھنا تاکہ وہ ہمارے پیچھے سے حملہ آور نہ ہو سکیں۔ بے شک ہم تب تک غالب رہیں گے جب تک تم اپنی جگہ قائم رہو گے۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ! میں تجھے اِن پر گواہ بناتا ہوں۔

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ آپؐ کی یہ جنگی حکمت عملی ایسی بہترین اور نفیس تھی جس سے حضور علیہ السلام کی فوجی قیادت کی غیر معمولی صلاحیت کا پتا چلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کمانڈر خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو آپؐ سے زیادہ باریک، نفیس اور باحکمت جنگی منصوبہ بندی تیار نہیں کر سکتا۔

تیر اندازوں کے دستے اُحد کے پہاڑ پر مقرر کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ مطمئن ہو گئے اور صفوں کو تیار کرنے لگے۔ تعداد اور سامان حرب کے لحاظ سے بظاہر مسلمانوں کی پوزیشن کمزور تھی۔ مشرکین کے لشکر کی دس صفیں جبکہ اسلامی لشکر کی صرف دو صفیں تھیں اور پچاس تیر انداز درّہ پر تھے۔ رسول اللہ ﷺ خشوع و خضوع اور عجز و نیاز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگ رہے تھے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُحد کے دن یہ دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی یعنی اگر تُو نے مدد نہ کی تو پھر یہی حال ہو گا۔ بعض روایات میں ہے کہ جنگ بدر کے دن بھی یہی دعا کی تھی۔ واللہ اعلم

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن جحشؓ نے کہا آؤ ہم دونوں مل کر دعائیں مانگتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے دعا مانگی کہ اے میرے ربّ! کل جب ہماری دشمن سے مڈ بھیڑ ہو تو میرا سامنا سخت طاقتور جنگجو سے ہو اور میں اُسے قتل کروں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن جحشؓ نے دعا مانگی کہ اے اللہ! کل میرا سامنا ایسے شخص سے ہو جو سخت طاقتور ہو اور جو میرے ناک کان کاٹ ڈالے اور جب میں تجھ سے ملوں تو میں کہوں کہ تیری اور تیرے رسولؐ کی رضا میں میرا یہ حال ہوا ہے۔ پھر جنگ میں دونوں کے ساتھ اُن کی دعاؤں کے مطابق ہی ہوا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھتے ہیں کہ اپنے عقب کو پوری طرح محفوظ کر کے آپؐ نے لشکر اسلامی کی صف بندی کی اور مختلف دستوں کے جُدا جُدا امیر مقرر فرمائے۔ اس موقع پر آپؐ کو یہ اطلاع دی گئی کہ لشکر قریش کا جھنڈا طلحہ کے ہاتھ میں ہے۔ طلحہ اس خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو قریش کے مورث اعلیٰ قُصی بن کلاب کے قائم کردہ انتظام کے ماتحت جنگوں میں قریش کی علمبرداری کا حق رکھتا تھا۔ یہ معلوم کر کے آپؐ نے فرمایا کہ ہم قومی وفاداری دکھانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے مہاجرین کا جھنڈا لے کر مصعب بن عمیرؓ کے سپرد فرمایا جو اسی خاندان کے ایک فرد تھے جس سے طلحہ تعلق رکھتا

تھا۔ دوسری طرف ابو سفیان امیر العسکر تھا اور عورتیں لشکر کے پیچھے دفیں بجا بجا کر اور اشعار گا گا کر مردوں کو جوش دلاتی تھیں۔

جنگ کا آغاز ابو عامر نے کیا۔ یہ قبیلہ اوس میں سے تھا اور مدینہ کا رہنے والا تھا اور اسے راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ آنحضرت ﷺ کے بغض و حسد میں بھاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور اس کو غلط فہمی تھی کہ جب میں میدان میں جاؤں گا تو میرے قبیلے کے لوگ میرے ساتھ آملیں گے۔ اس اُمید میں اُس نے جب بلند آواز سے پکارا کہ اے اوس کی افواج! میں ابو عامر ہوں تو انصار نے کہا کہ اے فاسق! تیری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو اور اُن پر پتھر پھینکے تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت بھاگ نکلا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ ابو عامر اور اُس کے ساتھیوں کے بھاگنے کے نظارہ کو دیکھ کر قریش کا علمبردار طلحہ بڑے جوش کی حالت میں آگے بڑھا اور بڑے متکبرانہ لہجے میں مبارز طلبی کی۔ حضرت علیؓ آگے بڑھے اور دو چار ہاتھ میں طلحہ کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اس کے بعد قریش کی طرف سے تقریباً نو شخصوں نے باری باری اپنے قومی جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں لیا مگر سارے کے سارے باری باری مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

الغرض قریش کے علمبردار کے مارے جانے کے بعد دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہو گئیں اور سخت گھمسان کا رن پڑا اور ایک عرصہ تک دونوں طرف سے قتل وخون کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر آہستہ آہستہ اسلامی لشکر کے سامنے قریش کی فوج کے پاؤں اکھڑنے شروع ہوئے۔

مشہور انگریز مؤرخ سر ولیم میور لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے خطرناک حملوں کے سامنے مکی لشکر کے پاؤں اکھڑنے لگ گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے اُحد کے میدان میں بھی وہی شجاعت و مردانگی اور موت و خطر سے وہی بے پروائی دکھائی گئی جو بدر کے موقع پر انہوں نے دکھائی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہے کہ لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی ہی دیر میں ساڑھے چھ سو مسلمانوں کے مقابلے میں تین ہزار مکہ کا تجربہ کار سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ اس موقع پر درّہ پر موجود مسلمانوں نے سمجھا کہ آپؐ نے جو کچھ فرمایا تھا صرف تاکید کے لیے فرمایا تھا ورنہ آپؐ کی مُراد یہ نہیں ہوسکتی تھی کہ دشمن بھاگ بھی جائے تو یہاں کھڑے رہو۔ اس لیے اُنہوں نے درّہ چھوڑ دیا اور میدان جنگ میں کود پڑے۔ اس نافرمانی کی وجہ

سے پھر بعد میں جو نتائج ظاہر ہوئے اُن کا بھی آئندہ ذکر ہو گا۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا کہ اسے مجھ سے کون لے گا؟ حضرت ابو دجانہؓ نے پوچھا کہ اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور کسی کافر سے نہ بھاگنا اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ اُنہوں نے تلوار لی اور مشرکوں کے سر پھاڑ دیے اور اس کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تلوار لینے کے سب سے زیادہ خواہشمند زبیرؓ تھے لیکن جب آنحضرت ﷺ نے تلوار ابو دجانہؓ کو دی تو انہوں نے عہد کیا کہ وہ دیکھیں گے کہ ابو دجانہؓ اس تلوار کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ابو دجانہؓ تلوار لے کر مشرکین کی صفوں میں گھس کر موت بکھیرتے ہوئے لشکر کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ ہند زوجہ ابو سفیان ان کے سامنے آئی اور بڑے زور سے چیخ مار کر اپنے مردوں کو مدد کے لیے بلایا لیکن کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ ابو دجانہؓ نے اپنی تلوار نیچے کر لی اور وہاں سے ہٹ آئے اور بعد میں زبیرؓ کے پوچھنے پر بتایا کہ میرا دل اس بات پر تیار نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں اور عورت بھی وہ جس کے ساتھ کوئی مرد محافظ نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں کہ آپؐ ہمیشہ عورتوں کے احترام کی تعلیم دیتے تھے جس کی وجہ سے کفار کی عورتیں زیادہ دلیری سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں مگر پھر بھی مسلمان ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جاتے تھے۔ پس یہ ہیں اسلامی جنگوں کے اصول۔ انشاء اللہ باقی آئندہ۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا دعائیں کرتے رہیں فلسطینیوں کیلئے بھی۔ ظلم کی انتہا دن بدن ہوتی چلی جا رہی ہے بلکہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اب ظالموں کے پکڑ کے سامان کرے اور مظلوم فلسطینیوں کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ مسلمان ممالک کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ ان کی آواز ایک ہو اور وہ مسلمان بھائیوں کے لئے ان کا حق ادا کرنے کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔